احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 21۔اپریل 2012ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 21/اپریل 2012ء 28 جمادی الاول 1433 ہجری 21 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 93

نماز میں توجہ کیلئے دعا

حضرت مسیح موعود نے مولوی نظیر حسین سخا دہلوی کو ان کے خط کے جواب میں نماز میں توجہ کے قائم رکھنے کے لئے یہ دعا سکھائی۔

اے خدائے قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہوسکتا تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے۔

(الحکم 4مئی 1904ء صفحہ 2)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے مع اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز اطاعتِ خلق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

خالق کی اطاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلا دے کہ گویا وہ کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہیے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کرلے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے۔

اور خلق کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہوسکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگاوے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 60 تا 62)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔ (روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

تجارت میں امانت و دیانت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے دکانداری کے متعلق فرمایا:

''دکان چلانے کے واسطے ہمت، استقلال، دیانت، ہوشیاری، عاقبت اندیشی اور امانت کی ضرورت ہے۔'' نیز فرمایا: ''لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک ہزار حرفہ سکھایا تھا۔ یورپ میں بہت ترقی ہے مگر ہنوز ہزار تک نوبت نہیں پہنچی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تجارت میں 19 حصّہ منافع ہے باقی ایک حصہ دیگر حرفوں میں ہے۔ حدیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ تجارت کے واسطے مغربی ممالک میں جاؤ۔''

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 323)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مشعل راہ

عدل کا قیام تقویٰ کے زیادہ قریب ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مارچ 2004ء میں سورۃ النساء کی آیت 136 تلاوت کی اور فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مزید کھول کر فرمایا کہ (۔)(سورۃ المائدہ آیت نمبر 9) یعنی اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اب دیکھیں اس سے زیادہ عدل وانصاف قائم رکھنے کے کون سے معیار ہو سکتے ہیں کہ دشمن سے بھی تم نے بے انصافی نہیں کرنی۔ اگر تم دشمن سے بھی بے انصافی کرو گے اور عدل کے تقاضے پورے نہیں کرو گے اس کا مطلب ہے تمہارے دل میں خدا کا خوف نہیں ہے۔ منہ سے تو کہہ رہے ہو کہ ہم اللہ کے بندے اور اس کا خوف رکھنے والے ہیں۔ لیکن عمل اس کے خلاف گواہی دے رہا ہے۔ اب بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی آپس میں بھی چپقلشیں ہو جاتی ہیں کجا یہ کہ دشمنوں سے بھی انصاف کا سلوک ہو تو کہاں بعض دفعہ یہ عمل ہوتا ہے اپنوں سے بھی چھوٹی موٹی لڑائیوں میں، چپقلشوں میں ناراضگیوں میں اپنے خاندان یا ماحول میں فوراً مقدمے بازی شروع ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ انتہائی تکلیف دہ صورت حال ہو جاتی ہے کہ معمولی سی باتوں پر تھانے کچہری کے چکر لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ مقدمے بازی شروع ہو جاتی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف بعض دفعہ جھوٹی گواہیاں بھی دے رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی خوف نہیں رہتا، مکمل طور پر شیطان کے پنجے میں چلے جاتے ہیں اور اس کے باوجود کہ اپنا کیس مضبوط کرنے کے لئے پتہ بھی ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر بعض غلط باتیں بھی کر رہے ہیں، جھوٹ بھی بول رہے ہیں لیکن شیطان اتنی جرأت دلا دیتا ہے کہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ دیکھو ہمارے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا۔ بھول جاتے ہیں کہ ہمارے اوپر خدا بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم رحمٰن کے بندے بننا چاہتے ہو تو اپنے ذہنوں کو مکمل طور پر صاف کرو اور مقصد صرف اور صرف انصاف اور عدل قائم کرنا ہو۔ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات سے نہ روکے کہ تم انصاف اور عدل قائم نہ کرو۔ اس حکم کی عملی شکل ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فیصلے میں اس طرح نظر آتی ہے، روایت یہ ہے۔ حضرت مصلح موعود نے کوٹ (Quote) کیا ہے کہ ایک دفعہ کچھ صحابہؓ کو باہر خبر رسانی کے لئے بھجوایا گیا، کیونکہ جنگی حالات تھے مسلمانوں پر مشکلات تھیں، حالات پر نظر رکھنی ہوتی تھی۔ تو دشمن کے کچھ آدمی ان کو حرم کی حد میں مل گئے اور انہوں نے (یعنی مسلمانوں نے) سمجھا کہ اگر ہم نے ان کو زندہ چھوڑ دیا تو یہ مکہ والوں کو جا کر خبر کر دیں گے اور ہم مارے جائیں گے۔ اس سوچ کے ساتھ انہوں نے ان پہ حملہ کر دیا اور ان کفار میں سے ایک آدمی مارا بھی گیا۔ جب یہ خبریں دریافت کرنے والا قافلہ واپس مدینے پہنچا تو پیچھے پیچھے مکہ والوں کے بھی آدمی آ گئے کہ اس طرح یہ ہمارے دو آدمی مار کے آ گئے ہیں اور حرم کے اندر مارے ہیں تو جو لوگ پہلے حرم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کرتے رہے، ان کو جواب تو یہ ملنا چاہئے تھا کہ تم بھی یہی کچھ کرتے رہے ہو لیکن آپؐ نے فوراً کیا کارروائی کی؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے۔ ممکن ہے وہ لوگ اس خیال سے حرم میں چلے گئے ہوں کہ وہ محفوظ ہیں اور انہوں نے اپنے بچاؤ کی پوری کوشش نہ کی ہو، انہوں نے جنگ میں تھوڑی سی کمی دکھائی ہو، اس پر آپؐ نے ان دونوں کا خون بہا (جس کا عربوں میں دستور تھا) ان دو مقتولین کے ورثاء کے حوالے کیا۔ (دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 249-250)

(روزنامہ الفضل 15 جون 2004ء)

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

سپینش (Spanish) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مربی سپین کو قرآن مجید کا سپینش زبان میں ترجمہ کرنے کے لئے موزوں آدمی کی تلاش کے واسطے ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ سورۃ الدھر کا انگریزی ترجمہ مختلف ماہرین زبان کو سپینش ترجمہ کے لئے بھجوایا گیا۔ ان میں سے سب سے بہتر ترجمہ جناب D.Antonio Carillo صاحب کا تھا۔ مکرم Antonio Robles صاحب ایک کیتھولک پادری تھے اور چرچ آف مالاگا (Malaga) میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے تھے اور خیال کیا جاتا تھا کہ شاید یہ آرچ بشپ آف مالاگا بنیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے منظوری کے بعد سپینش زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا آغاز 1983ء میں ہوا اور اس کے پہلے ایڈیشن کی تیاری میں پانچ سال کا عرصہ لگا۔ یہ ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ کو بنیاد بنا کر کیا گیا۔

طریق کار یہ تھا کہ Mr.Carillo آڈیو کیسٹ میں ترجمہ ریکارڈ کرتے تھے اور مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی صاحبزادی مکرمہ رضیہ تسنیم صاحبہ اسے کیسٹ سے سن کر ٹائپ رائٹر پر ٹائپ کر کے مترجم کو بھجواتی تھیں۔ Mr.Carillo ہر دو ہفتہ کے بعد میڈرڈ سے Xativo مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب کے پاس آتے جہاں دونوں مل کر ترجمہ کی نظر ثانی کرتے اور اسے بہتر بنانے کی سعی کرتے۔ اس کے بعد فائنل مسودہ پیڈرو آباد میں مکرم مولانا عبدالستار خان صاحب مربی انچارج سپین کو بھجوایا جاتا جو عربی متن کے ساتھ اس کا موازنہ کرتے۔ اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ترجمہ میں بعض آیات پر متبادل نیا ترجمہ بھی موصول ہوتا رہا جسے اس ترجمہ میں شامل کیا گیا۔ بالآخر سپینش ترجمہ قرآن کا پہلا ایڈیشن 1988ء میں انٹرنیشنل پبلیکیشن لمیٹڈ کے زیر اہتمام انگلستان سے Richard Clays پریس سے طبع ہوا۔

یہ ترجمہ 23.50 X15.50 کے سائز میں 1525 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی سیاہ رنگ کی مضبوط جلد ہے جس پر سنہری لکھائی اور خوبصورت حاشیہ ہے اور نہایت دیدہ زیب ہے۔

یہ ترجمہ بہت سی خوبیوں کو لئے ہوئے ہے۔ اس میں سورتوں کا ترتیب سے انڈیکس ہے۔ نیز پاروں کا انڈیکس بھی دیا گیا ہے۔ آغاز میں چھ صفحات پر مشتمل قرآن مجید اور دین حق کا عمومی تعارف ہے۔ ہر سورۃ سے پہلے سورۃ کا تعارفی نوٹ ہے۔ اسی طرح بعض آیات پر حاشیہ میں تفسیری نوٹ بھی ہیں گویا یہ ترجمہ اپنے ساتھ مختصر تفسیر بھی لئے ہوئے ہے۔ نیز مشترکہ مضمون کی آیات کے حوالے بھی ساتھ ساتھ دئے گئے ہیں جس سے قاری کو مضمون سمجھنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔ سورتوں کا تعارف اور مختلف آیات پر تشریحی نوٹس وغیرہ حضرت ملک غلام فرید صاحب کی One Volume Short Commentary سے لئے گئے ہیں۔

سپینش ترجمہ قرآن مجید کے آخر پر ان عربی الفاظ اور اصطلاحات کی تشریح دی گئی ہے جو ترجمے میں استعمال ہوئے ہیں۔ نیز حروف تہجی کے اعتبار سے 23 صفحات پر مشتمل انڈیکس بھی شامل ہے۔ معیاری ترجمہ، خوبصورت اشاعت اور مذکورہ بالا خوبیوں نے ہمارے ترجمے کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ اہل علم حضرات نے نہ صرف خود اس کو پسند کیا بلکہ اگر کوئی ان سے قرآن مجید سے متعلق مشورہ مانگے تو ہمیشہ ہمارے اس ترجمہ کی طرف ہی راہنمائی کرتے ہیں۔

پہلا ایڈیشن ختم ہونے کے قریب پہنچا تو دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کی تیاری کا کام شروع کیا گیا مکرم ڈاکٹر عطا الٰہی منصور صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت کے مطابق نظر ثانی کا کام کیا۔

پہلے ایڈیشن کی طرح ایڈیٹوریل نوٹ کے علاوہ قرآن مجید اور دین حق کا عمومی تعارف چھ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر سورۃ سے پہلے سورۃ کا تعارف دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کے آخر پر حروف تہجی کے اعتبار سے انڈیکس شامل ہے نیز عربی اصطلاحات کا تعارف شامل اشاعت ہے۔ البتہ مشترکہ آیات کے حوالے نیز مختلف آیات پر تشریحی نوٹس اس ایڈیشن میں شامل نہیں کئے گئے۔ گویا یہ سادہ سلیس ترجمہ لئے ہوئے ہے۔ 2003ء کے آغاز میں 15.50 X 23.50 سائز پر کل 1122 صفحات کے ساتھ سبز رنگ کی مضبوط جلد پر جس پر سنہری لکھائی اور حاشیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کو ہر اعتبار سے جماعت کے لئے مفید اور نفع رساں بنائے اور یہ بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ (آمین)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

لائحہ عمل بابت نشہ آور اشیاء سے بچاؤ اور مالی معاملات میں دینی احکام کی پابندی

امسال مجلس شوریٰ منعقدہ 23، 24 مارچ 2012ء میں دو تجاویز پیش ہوئیں۔ دونوں تجاویز اور ان کے بارہ میں مجلس شوریٰ کی سفارشات جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظوری کے بعد فیصلہ جات کہلاتے ہیں۔ تعمیل کی غرض سے پیش خدمت ہیں۔ تمام ممبران شوریٰ، عہدیداران اور احباب جماعت سے ان فیصلہ جات پر بھرپور طریق پر عملدآمد کی درخواست ہے۔

خاکسار
سید محمود احمد
ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

تجویز نمبر1

از لجنہ اماء اللہ ضلع میرپور خاص بتوسط لجنہ اماء اللہ پاکستان

”بیرونی معاشرے میں جن منفی رجحانات کا اضافہ ہو رہا ہے ان میں سے ایک نشہ آور اشیاء کا استعمال بھی ہے۔ احمدی نوجوانوں کو اس سے محفوظ رکھنے کے لئے بروقت احتیاطی تدابیر تجویز کی جائیں۔“

اس تجویز کی بابت مجلس شوریٰ کی قائم کردہ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں۔

سفارشات سب کمیٹی

1۔ نشہ آور اشیاء کی حرمت اور نقصانات کے بارہ میں قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ تعلیم نیز حضرت مسیح موعود و خلفاء سلسلہ کے ارشادات کو عام کیا جائے۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں ان کی اشاعت کی جائے۔ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے فولڈرز بھی شائع کئے جائیں۔

2 خطبات، تقاریر اور درسوں میں حرمت شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء استعمال کرنے کے نقصانات کا ذکر ہو۔ نیز معلوماتی سیمینار بھی منعقد ہوں جن میں نشہ آور اشیاء کے اخلاق اور صحت پر بداثرات واضح کئے جائیں۔

3۔ خدا تعالیٰ نے **الخمر** یعنی مدہوش کر دینے والی چیز کو **رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ** (المائدہ:91) (یعنی شیطانی عمل قرار دیا ہے) اور **فَاجْتَنِبُوْهُ** کہہ کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے تا کہ ہم کامیاب ہوسکیں۔

ماڈرن طبقہ اور وہ چند لوگ جو شراب پینا چاہتے ہیں مذہب کی آڑ میں اس بات کو عام کر رہے ہیں کہ شراب کو خدا تعالیٰ نے حرام قرار نہیں دیا جس طرح دیگر کچھ اشیاء کو حرام قرار دیا ہے، اس لئے پینے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسے دانشوروں سے اپنے نوجوانوں کو بچانے کی ضرورت ہے۔ صحیح قرآنی تعلیم عام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ سمجھانا بھی ضروری ہے کہ آنحضور ﷺ نے بڑی وضاحت سے سمجھایا ہے کہ **كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ** (سنن ابن ماجہ کتاب الاشربۃ) (یعنی جس چیز کی کثرت نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے) نیز جب شراب کی حرمت کا اعلان ہوا تو یک لخت صحابہ نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے۔

4۔ سگریٹ نوشی کو عام طور پر سنجیدگی سے نہیں لیا جاتا اسکے مضر اثرات سے بچانے کیلئے بھرپور کوشش ہونی چاہئے۔ یہ سگریٹ ہی ہے جو بعد میں دیگر نشوں میں مبتلا کرتا ہے نیز اپنی ذات میں بھی یہ نہایت ضرر رساں چیز ہے۔ تمباکو کی نسبت حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

”یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے اگر آنحضرت ﷺ کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے۔ ایک لغو اور بے ہودہ حرکت ہے“۔
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 176-175)

5۔ ایسی ادویات کا استعمال جو انسان کو ان کا عادی بنادے نیز عارضی طور پر مسرت وانبساط دینے والی یہ ادویات انسان کو تباہی کے دھانے پر لا کھڑا کرتی ہیں۔ ایسی ادویات سے بچانے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

6۔ جن علاقوں میں منشیات عام ہیں وہاں نظام جماعت خاص طور پر نظر رکھے نیز تمام علاقوں میں نشہ کے عادی افراد کا پتہ لگایا جائے اور معاملے کو بصیغہ راز رکھتے ہوئے حلقہ کی اصلاحی کمیٹیوں میں اس فرد کے علاج اور اصلاح کا طریق تجویز ہو۔ ان کو ایسے افراد کے سپرد کیا جائے جو خود بھی مضبوط ذہن کے مالک ہوں نیز ضلع کی سطح پر احمدی ڈاکٹرز، سائیکالوجسٹ اور سائیکاٹرسٹ کا پینل یہ کام کرنے کے لئے بنایا جائے جو اصلاحی کمیٹی اور ان افراد کی راہنمائی کرے جنہوں نے یہ کام کرنا ہے۔ نیز ایسے مریضوں کا علاج کروانے کے بعد ان کی مکمل بحالی پر خصوصی توجہ دی جائے اور ان کو معاشرے کا مفید وجود بنانے کی سعی کی جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ ان کو کسی اور جگہ منتقل کر دیا جائے۔

7۔ تمام جماعتیں اپنے اپنے حلقہ میں ایسے ہسپتال، ڈاکٹرز، ماہر نفسیات اور NGOs کی معلومات اکٹھی کریں۔ جو نشے میں مبتلا افراد کا علاج کرتے ہیں اور اس فیلڈ میں مہارت رکھتے ہیں۔

8۔ تمام احباب میں ورزش اور سیر کی عادت کھیل کا رواج، اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت، وقار عمل اور جماعتی ڈیوٹیز میں شمولیت کو یقینی بنایا جائے نیز ذیلی تنظیمیں اپنے تمام ممبران کا ہر چھ ماہ بعد طبی معائنہ ضرور کروائیں جس سے عمومی طور پر صحت کے حوالے سے آگاہی پیدا ہوگی اور اگر کوئی اس بیماری میں مبتلا ہے تو اس کی تشخیص بھی ہو جائے گی۔

9۔ بیرونی ماحول میں شادی بیاہ اور دیگر تقریبات مثلاً بسنت اور نئے سال کے آغاز پر بطور فیشن نشہ آور اشیاء کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ ایسے مواقع پر خاص کوشش کے ساتھ اپنے ماحول کو محفوظ رکھا جائے نیز بظاہر معمولی نشے جیسے سگریٹ، حقہ، نسوار، گٹکا وغیرہ سے بھی بچنے کی کوشش کی جائے۔ آجکل ماڈرن طبقہ میں شیشے کا استعمال کثرت سے کیا جانے لگا ہے اس سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا ہے اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔“
(کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ 70، 71)

10۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات اور دیگر پروگرامز سننے کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ نیز mta پر talkshows ہوں جن میں علماء کرام اور ڈاکٹر صاحبان نشہ آور اشیاء کے اخلاقی اور طبی نقصانات کو بیان کریں۔

11۔ وہ تمام وجوہات جن کی بناء پر نشہ کی عادت پیدا ہوتی ہے وہ ختم کرنے کی کوشش کی جائے دنیا بھر میں یہ مسلمہ بات ہے کہ درج ذیل وجوہات کی بناء پر لوگ نشہ کی عادت میں مبتلا ہوتے ہیں پس ان وجوہات کو دور کرنا بہت ضروری ہے۔

(۱) بے روزگاری
(۲) گھروں میں افراد خاندان کے باہمی تعلقات خراب ہونا۔ عزتِ نفس کا مجروح ہونا۔ کسی ناکامی پر گھر والوں کی طعن و تشنیع سے تنگ آکر نشہ میں مبتلا ہونا۔
(۳) مخصوص پیشوں سے وابستہ لوگ مثلاً مزدور کشیدہ کار جن کو نشہ پر لگا دیا جاتا ہے کہ تم زیادہ کام کر سکو گے یہ چیز استعمال کرلو تھکاوٹ نہیں ہوگی۔
(۴) اولاد کا نہ ہونا اور شادی شدہ زندگی کے حوالہ سے کمزور مرد و زن نشہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں نیز وقت پر شادی کا نہ ہونا یا پسند کی شادی نہ ہونا۔
(۵) غربت کے نتیجہ میں ملنے والی رسوائی اور ذلت بھی نشہ میں مبتلا کرتی ہے۔
(۶) بُری صحبت
(۷) عشاء کے بعد دیر گئے گھر سے باہر رہنا
(۸) بیکار رہنا۔ کوئی مصروفیت نہ ہونا
(۹) خاندان یا دوستوں میں پہلے سے نشہ کا استعمال اور خاص طور پر اگر اس گھر میں بڑا بھائی یا کوئی اور بڑا نشہ میں مبتلا ہے تو وہ نشہ کی لعنت میں پڑ سکتا ہے۔
(۱۰) ٹین ایج (سترہ اٹھارہ سال کی عمر) میں نشہ کی عادت اپنانے کا رجحان بہت زیادہ ہے اس عمر کے نوجوان کو خاص طور پر نظر میں رکھنا ضروری ہے۔
(۱۱) ماڈرن کہلانے کے شوق میں بطور فیشن نشہ کو اختیار کرنا۔
(۱۲) انٹرنیٹ، کیبل اور رسائل کے بداثرات لینا۔
(۱۳) گھروں میں مذہبی تعلیم اور نظام جماعت سے تعلق میں فقدان۔
(۱۴) تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ کھلاڑی جب کھیلتے ہیں تو کھیل کے لطف اور مزہ کے نتیجہ میں ان کا دماغ ایک خاص قسم کا کیمیکل ریلیز کرتا ہے جسے Serotonin کہتے ہیں۔ یہ نہایت سکون آور کیمیکل ہے جس سے انسان سرور محسوس کرتا ہے جب

کھلاڑی کو کھیلنے کا موقع نہیں ملتا تو وہ اس لذت کے حصول کے لئے نشہ میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ اسی وجہ سے دنیا کے بعض معروف کھلاڑی نشے کی عادت میں مبتلا پائے گئے۔ ہمیں اپنے کھلاڑیوں پر، کھیل کے میدانوں پر نظر رکھنی چاہیے۔

12۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ نیز حضور فرماتے ہیں ''صحبت میں بڑی تاثیر ہے'' کثرت سے صحبت صالحین کے پروگرام بنائے جائیں تا کہ ہمارے احباب بری صحبت کی وجہ سے نشہ میں مبتلا نہ ہوں۔

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان بُرائیوں اور لغویات سے بچائے۔ خاص طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کو اس بارہ میں عملدرآمد کی طرف توجہ دلائی جائے۔ ذمہ دار بہرحال نظام جماعت ہے۔''

☆☆☆☆☆☆

تجویز نمبر 2

از جماعت احمدیہ رحیم یارخان

''لین دین اور مالی معاملات میں بعض جگہوں پر کمزوری اور عدم توجہ کی صورت اُبھر رہی ہے۔ اس بارہ میں دینی احکامات کی پابندی کرتے ہوئے خاص طور پر قولِ سدید، ایفائے عہد اور امانت اور دیانت میں بہترین نمونہ قائم رکھنا ضروری ہے۔ لہٰذا تجویز ہے کہ احباب جماعت کو مالی معاملات میں قرآنی احکامات پر کماحقہ کاربند کرنے کے لئے ایک تربیتی لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔''

اس تجویز کی بابت مجلس شوریٰ کی قائم کردہ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں۔

سفارشات سب کمیٹی

1۔ قرآنی حکم لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ (النساء: 30) (یعنی تم اپنے اموال آپس میں ناجائز طریق پر نہ کھایا کرو) کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیے۔ اس حوالہ سے باہمی لین دین، کاروبار اور دیگر مالی معاملات کے بارہ میں قرآن کریم کی تعلیم، آنحضور ﷺ کا اسوہ اور حضرت مسیح موعود و خلفاء سلسلہ کے ارشادات ہر فرد جماعت تک پہنچائے جائیں۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں ان کی اشاعت کی جائے۔ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے فولڈرز بھی شائع کئے جائیں۔

2۔ خطبات، تقاریر اور درسوں میں امانت و دیانت، قول سدید، ایفائے عہد جیسے اوصاف کے بارہ میں تعلیم کو بار بار بیان کیا جائے نیز دیانت داری اور ایفائے عہد وغیرہ کے درخشاں واقعات کا بھی ذکر کیا جائے تا کہ ہم زندگی کے ہر معاملہ میں اسلاف کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔

3۔ کاروبار، باہمی لین دین، تجارت نیز کرایہ پر مکان دینے، رہن، پٹہ پر زمین لینے کی صورت میں ہمیشہ قرآنی حکم فَاکْتُبُوْہُ (البقرۃ: 283) کے مطابق تحریر کرلیا جائے۔ معاہدہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لکھ لیا جائے اور اس کی تمام تفصیلات بھی طے کر کے لکھی جائیں۔ نیز گواہ بھی مقرر کر لیے جائیں۔ فَاکْتُبُوْہُ کے قرآنی حکم کی ترویج کیلئے بھرپور کوشش کی جائے۔

4۔ تجارت یا کاروبار میں منافع اور سود کے درمیان فرق کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیے۔ اس لئے ہر قسم کے لین دین اور باہمی تجارت میں سود سے بچنے کی تلقین کی جائے۔

5۔ قرض اور اس سے متعلقہ جملہ امور کے بارہ میں قرآن و حدیث میں بڑی وضاحت سے ذکر ہے۔ اس تعلیم کو عام کیا جائے نیز سمجھایا جائے کہ حقیقی ضرورت کی صورت میں ہی قرض لینا چاہیے۔ محض آسائش کے لئے یا شادی بیاہ پر غیرضروری قرض لینا مناسب نہیں۔ قناعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے سادہ زندگی گزارنی چاہیے۔ کُنْ قَنِعًا تَکُنْ اَشْکَرَ النَّاسِ (سنن ابن ماجہ) ترجمہ: تو قناعت اختیار کر تو انتہائی شکر گزار بندہ بن جائے گا۔

6۔ مہنگائی کے اس دور میں محنت اور جانفشانی کے ساتھ حصول رزق کی کوشش کرنی چاہیے۔ کاروبار کرنے یا نوکری کے حصول کے سلسلہ میں نظارت صنعت وتجارت سے راہنمائی اور مدد لی جاسکتی ہے۔ زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے نظارت زراعت سے مشورہ کیا جا سکتا ہے۔

7۔ احباب جماعت کو لین دین کے جدید ذرائع کے بارہ میں بھی آگاہی ہونی چاہیے۔ بنک میں اکاؤنٹ یا لین دین کے بارہ میں معلومات، ATM اور Credit Cards Cards وغیرہ کے درست اور محفوظ استعمال کا طریق بھی احباب جماعت کو آنا چاہیے۔ انٹرنیٹ اور موبائل فونز پر مختلف قسم کی پُرکشش آفرز کے ذریعہ یا لاٹری وغیرہ کا لالچ دے کر دھوکہ دہی کی جاتی ہے۔ اس بارہ میں احباب جماعت میں آگاہی پیدا کی جائے تا کہ کسی قسم کے مالی نقصان کا احتمال نہ رہے۔

8۔ زندگی کے تمام پہلوؤں میں دیانت اور عدل وانصاف مدنظر رکھا جائے۔ تقسیم وراثت، حق مہر کی ادائیگی، اہل وعیال پر خرچ، نان نفقہ، جہیز اور شادی بیاہ کے اخراجات، خلع یا طلاق کی صورت میں حقوق کی ادائیگی۔ ان تمام معاملات میں دینی تعلیم کی پابندی کی جائے۔

9۔ جماعتی مالی نظام کے بارہ میں بھی احباب جماعت کو مکمل آگاہی ہونی چاہیے۔ چندہ جات کے بارہ میں بھی تمام قواعد کا علم ہونا چاہیے۔ اس سلسلہ میں کتاب ''مالی نظام'' بہت مفید ہے۔

10۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات اور دیگر پروگرام سننے کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ نیز MTA پر Talk Shows ہوں جن میں دینی تعلیم کی روشنی میں تجارت کے اصول بیان کئے جائیں۔ نیز تجارت کے جدید طریقوں سے متعلق ماہرین احباب جماعت کو آگاہ کریں اور کامیاب تجارت کے اصول بتائے جائیں۔

11۔ دوران سال خاص طور پر تقویٰ کے حوالہ سے پروگرام بنائے جائیں کیونکہ لین دین کے معاملات میں خواہ وہ ذاتی نوعیت کے ہوں یا کاروباری، تقویٰ اختیار کرنے سے ہی حل ہوں گے۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ○ (الطلاق: 4، 3) (یعنی جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے وہ نجات کی کوئی راہ بنا دیتا ہے اور وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا) اس ارشاد کی روشنی میں زندگی کے ہر پہلو میں اور بطور خاص مالی معاملات میں برکت کے لئے تقویٰ کے حصول کی طرف بطور خاص توجہ کی جائے۔ روحانی خزائن جلد 20 کو امسال مطالعہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس جلد میں حضرت مسیح موعود نے متقی کی علامات بیان کی ہیں۔ تقویٰ کے حصول کے لئے اس جلد کا بھی مطالعہ کیا جائے اور حسب سابق اس کتاب کے امتحان میں بھی شمولیت کی جائے۔

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا فرمائے۔ عہدیداران نمونہ بنیں۔''

☆☆☆☆☆

نہایت ہی کم درجہ حرارت پر زندگی کو منجمد کرنے کے عمل کو کرایوپریزرویشن (Cryopreservation) کہتے ہیں۔ اس سے متعلقہ بیالوجی کی شاخ کرایو بیالوجی

بقیہ صفحہ 5

نام پیدا کرے آخر شاگرد تو استاد کا ہی ہوتا ہے اس کی ذہنی تربیت میں استاد کا بڑا حصہ ہوتا ہے اور یہ بات ہم نے باون تولے پاؤ رتی درست پائی۔

ادب کے استاد ماسٹر نذیر احمد رحمانی تھے۔ قادیان کے زمانہ میں جب ہم ابھی سکول کی اونچی کلاسوں میں نہیں تھے تب سے ان کی نگرانی میں ہماری ذہنی اور ادبی تربیت کا سلسلہ جاری تھا کیونکہ ان کے ساتھ محلّہ داری کے علاوہ خاندانی تعلقات تھے۔ ہوا یوں کہ ایک بار ہم ان کے گھر میں سعید کے ساتھ کھیل رہے تھے اور کھیل میں جگر مراد آبادی کا شعر گنگناتے رہے تھے جو ہم نے اپنے ابا کو اکثر گنگناتے سنا تھا کہ

یوں زندگی گزار رہا ہوں ترے بغیر
جیسے کوئی گناہ کئے جا رہا ہوں میں

رحمانی صاحب نے غور سے سنا اور ہمیں اپنے پاس بلایا اور کہا بیٹا ذرا اس شعر کو پھر سے پڑھو۔ ہم نے پڑھ دیا۔ فرمانے لگے تمہیں تو شعر پڑھنے کا سلیقہ آتا ہے۔ ہمیں تو اس مشکل لفظ سلیقہ کا کچھ پتہ نہیں تھا ہم نے ابا کو جس طرح گنگناتے سنا تھا ویسے ہی گنگنا رہے تھے مگر رحمانی صاحب سیدھے گھر آئے اور ہماری بہت تعریف کی۔ اس حوصلہ افزائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے حوصلے بڑھ گئے ان کا اپنا بیٹا سعید احمد خان صاحب اس معاملے میں پھسڈی رہتا تھا بس ہم رحمانی صاحب کی تربیت میں آ گئے۔ یہ سلسلہ چنیوٹ میں آکر باقاعدہ ہو گیا۔ کیونکہ ہم رحمانی صاحب کی اردو کی کلاس میں آ گئے۔ شعر کو پڑھنے سمجھنے کا سلیقہ ہم نے ان سے سیکھا۔ لفظ کو جانچنے کا طریقہ بھی ہم نے ان سے سیکھا۔ لفظ کو جانچنے کا ملکہ بھی انہی کا عطا کردہ ہے غرض ہم نے اردو کے سلسلہ میں جو کچھ سیکھا لکھا پڑھا وہ رحمانی صاحب کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔ ان کا بیٹا سعید احمد خان انگریزی کا دھنی نکلا۔ اس نے انگریزی ہی میں ایم۔اے کیا۔ المنار کے انگریزی حصے کا ایڈیٹر بھی رہا۔ رحمانی صاحب چوتھے حصے کے موصی تھے۔ نہایت نیک اور مقدس وجود۔ ان کی زبان ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہتی تھی۔ چلتے پھرتے استغفار کرتے رہتے تھے۔ ہم نے انہیں کبھی بے مصرف گفتگو میں مصروف نہیں پایا۔ ان سے صرف سکول کا تعلق ہی نہیں رہا ہم نے ان کی زندگی کو بڑے قریب سے دیکھا ہے۔ چنیوٹ تو ہمیں ان کے گھر میں رہنے کا موقع بھی ملا ان کی بیگم پھوپھی صوفیہ بھی ایک بزرگ عورت تھیں نیکی میں فرد ذکر الٰہی میں طاق۔ بچوں کو جھڑکتے گھرکتے ہم نے انہیں نہیں دیکھا۔ سرزنش کے موقع پر بھی دعائیں دیتی تھیں۔ ''اللہ تمہارا بھلا کرے یہ کیا کر رہے ہو؟''

اللہ تعالیٰ ان سب اساتذہ کو غریق رحمت فرمائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

میرے سکول کے اساتذہ

انسانی زندگی بجائے خود ایک مکتب ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کا ذہن بالکل صاف ہوتا ہے پھر وہ اپنے ماحول سے سیکھنا شروع کرتا ہے جو کچھ وہ بچپن میں سیکھتا ہے اس کے ذہن میں راسخ ہو کر اس کی شخصیت کا حصہ بنتا چلا جاتا ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ بچے کا پہلا مکتب ماں کی گود ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اس کی زندگی کا ہر لمحہ کچھ نہ کچھ سیکھتے گزرتا ہے گھر کا ماحول، سکول اور پھر حسب توفیق دوسرے تعلیمی وسائل و مراحل!

میں اپنے اساتذہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

قادیان کا ماحول ہمارا پہلا استاد تھا۔ جو کچھ اس ماحول میں دیکھا اور جو کچھ اس ماحول سے سیکھا وہ ہماری سائیکی کا حصہ ہے۔ پرائمری سکول میں گئے تو ہمارے پہلے استاد ماسٹر حسن محمد صاحب تھے۔ ماسٹر صاحب قادیان کے قریب کے ایک گاؤں کلوسوہل سے اپنی سائیکل پر تشریف لاتے تھے۔ آگے ہینڈل پر یا پیچھے کیریئر پر ان کے منے سے صاحبزادے حمید احمد تشریف فرما ہوتے تھے یہ حمید احمد بعد کو انگریزی میں ایم اے کرنے کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں انگریزی کے استاد ہوئے۔ وہاں سے افریقہ گئے اور افریقہ سے آکر جرمنی میں مقیم ہیں۔ ہمارے دوست میجر محمود احمد کے داماد ہیں۔ اب تو خود دامادوں والے ہیں مگر ہمیں وہ منا سا بچہ یاد ہے جو اپنے ابا کی سائیکل پر ٹنگا ہوتا تھا۔ ماسٹر صاحب گاؤں سے آتے تو سائیکل ایک طرف لٹا دیتے کیونکہ اس کا سٹینڈ وغیرہ کوئی نہیں تھا۔ ہینڈل پر بندھی ہوئی پوٹلی سینت سنبھال کر اپنے پاس کرسی کے قریب رکھ لیتے کہ اس میں ان کا اور ان کے صاحبزادے کا دوپہر کا کھانا ہوتا تھا ان کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں مڑی ہوئی تھیں ان میں چاک پھنسا کر لکھ تو لیتے تھے مگر سزا دینا ہوتی تو بائیں ہاتھ سے ننگے پاؤں پر ضرب لگاتے اور شریر لڑکوں کی ساری شرارت ہوا ہو جاتی۔ سبق یاد نہ کرنے پر بھی یہی بائیں ہاتھ کی ضرب سہنا پڑتی مگر صاحب کیا استاد تھے ان کی زبان سے نکلی ہوئی بات دل میں اترتی تھی۔ چہرے پر ایک مہربان مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ مدتوں بعد ربوہ میں بھی محلّہ داری رہی جہاں ملتے نہایت پیار سے سر پر ہاتھ پھیرتے۔ ہمارا اور ہمارے بڑوں کا حال پوچھتے اور محبت کا سلوک روا رکھتے۔ ضعیف ہو گئے تھے ایک سفید چادر جسم کے گرد لپیٹے رہتے۔ کوٹ پہنے ہم نے انہیں نہیں دیکھا۔ ہمیں تو یہ بھی یاد ہے کہ قادیان میں نہر کے ساتھ ساتھ چار پانچ کوس کا سفر کر کے آتے تھے مگران کے ہاتھ دستانوں سے اور پاؤں جرابوں سے بے نیاز ہوتے تھے۔ وہ لوگ کسی اور ہی مٹی کے بنے ہوئے تھے۔

ہمارے دوسرے استاد ماسٹر چراغ دین صاحب کھارا تھے۔ کھارا بھی قادیان کے نواح کا ایک گاؤں تھا جہاں اپنے ابا کے ساتھ کئی بار ہمارا جانا ہوا۔ ماسٹر چراغ صاحب پکے زمیندار تھے سکول سے فارغ ہوتے تو اپنے کارزمین میں مصروف ہو جاتے۔ کھارے میں ہم نے انہیں جانوروں کے لئے سر پر چارا اٹھا کر لاتے دیکھا ہے۔ جانوروں کو چارا ڈالتے ان کا سارا کام کرتے مگر سکول میں صبح سویرے حاضر موجود ہوتے۔ ان کی اولاد کے ساتھ ربوہ میں اور اب کینیڈا میں وہی محبت کا رشتہ چل رہا ہے۔ ان کا ایک پوتا ہمارے ماسٹر حسن محمد صاحب کی پوتی سے بیاہا ہوا ہے اس طرح ہمارے یہ دونوں استاد رشتہ صہری میں منسلک ہیں۔

تیسرے استاد ماسٹر محمد بخش سولنگی صاحب تھے وہ بھی ربوہ میں ہمارے محلّہ دار رہے۔ ان کے پوتے ہمارے شاگرد ہوئے۔ شاگرد تو ماسٹر کھارا صاحب کے پوتے بھی ہوئے مگر ان سے بے تکلفی کا زیادہ تعلق رہا شاگردی نہ بھی ہوتی تو وہ رشتہ استوار رہتا۔

ہجرت کے بعد ہم لوگ چنگا بنگیال میں جا بسے۔ وہاں کے پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب تھے۔ جن سے اپنی پھوپھی امۃ العزیز کی وجہ سے کچھ عزیز داری بھی تھی۔ ان کی اولاد میں سے عزیز اور ظہیر ہمارے کلاس فیلو بھی تھے مگر افسوس ہے کہ ان کی اولاد عدم تربیت کی وجہ سے ضائع ہو گئی اور احمدیت کے ساتھ اس طرح منسلک نہ رہی جس کا حق تھا۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب علم کا ذوق رکھتے تھے سکول میں نت نئے رسائل منگواتے رہتے اور بچوں میں پڑھنے لکھنے کا شوق پیدا کرنے کی سعی میں رہتے۔ مڈل سکول تک پہنچے تو قاضیاں کے قصبے تک جانا پڑا۔ یہ قصبہ ہمارے گاؤں سے کوئی تین چار کوس کے فاصلے پر تھا مگر گاؤں کے سب لڑکے اکٹھے ہو کر چلتے اور ہنستے کھیلتے سکول میں پہنچ جاتے۔ دوپہر کے کھانے کے لئے سوکھی روٹی ہمراہ ہوتی کبھی کبھار پیاز کی چھوٹی سی گٹھی یا گڑ کی ننی سی بھیلی ساتھ مل جاتی تو عیش آجاتے۔ سفر کھلتا نہیں تھا سردیاں گرمیاں یہ تگا پو جاری رہتی۔ لڑائی بھڑائی کا تصور اس زمانہ میں کم از کم ایک گاؤں کے "گرائیوں" میں نہیں تھا کوئی دوسرا اونچ نیچ کرتا تو سب یکجا ہو کر اس کے مقابلے پر آجاتے۔ آپس میں اتفاق بھی بہت تھا۔ اساتذہ نرم مزاج اور نرم خو تھے اپنے اپنے مضمون کے ماہر۔

یوپی کے ایک استاد جلیل صاحب تھے جو خدا معلوم کس طرح قاضیاں کے کنارے آ لگے تھے شعر و شاعری کا اچھا ذوق رکھتے تھے یعنی کلاس میں سبق دیتے ہوئے شعر پڑھا کرتے تھے جو ہمیں تو نہیں بعض اور لوگوں کو عجیب لگتا تھا۔

مدتوں بعد جب ہم پروفیسر ہو چکے تھے ایک بار راولپنڈی میں ان سے ملاقات ہوئی۔ محکمہ تعلیم میں اساتذہ کی ملاقات کا انٹرویو تھا ہم بورڈ کے ممبر کی حیثیت سے انٹرویو لینے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ڈائریکٹر ایجوکیشن ڈاکٹر سید صفدر حسین بورڈ کے صدر تھے ہم انٹرویو سے تھوڑی دیر قبل وہاں پہنچے تو ایک بزرگ تشریف فرما تھے ہمیں ان کی شکل مانوس لگی۔ ڈاکٹر صفدر حسین نے تعارف کروایا ان سے ملئے "حضرت جلیل امروہوی ہیں"۔ جلیل نام نے ہمارے ذہن میں گھنٹی سی بجائی۔ ہم نے پہچان لیا کہ یہ ہمارے قادیان کے استاد ماسٹر جلیل صاحب ہیں۔ ہم نے اٹھ کر ان کو تعظیم دی اور بتایا کہ ہم قاضیاں کے زمانہ میں ان کے شاگرد رہ چکے ہیں۔ ہمارا اندازہ بالکل صحیح تھا ماسٹر صاحب ریٹائر ہونے کے بعد راولپنڈی ہی میں مقیم تھے۔ فرمانے لگے آپ تو قاضیاں کے زمانے میں میرے شاگرد رہے یہ جو صفدر حسین ڈائریکٹر کی کرسی پر بیٹھے ہیں میرے امروہے کے زمانہ کے شاگرد ہیں۔ استاد استاد ہی ہوتا ہے جہاں بھی جائے اس کی تعظیم کی جگہ باقی رہتی ہے۔ جائے استاد خالی است!

قاضیاں میں دوسرے استاد جو یاد ہیں وہ قاضی اکرم صاحب تھے۔ اس قصبہ کی مالک فیملی قاضی فیملی سے ان کا تعلق تھا، ہیڈ ماسٹر تھے انگریزی پڑھاتے تھے انگلی میں ایک انگوٹھی تھی اسے گھماتے رہتے۔ ایک بار وہ انگوٹھی کہیں کھو گئی ماسٹر صاحب کلاس میں تو آئے مگر پڑھانے میں ان کی آواز لڑکھڑانے لگی۔ سب لوگ حیران ہوئے کہ اتنی روانی سے پڑھانے والا استاد اٹک رہا ہے۔ بات صرف اتنی سی تھی کہ انگلی میں انگوٹھی موجود نہیں تھی گھماتے کسے؟ بعد کو یہ بات علم میں آئی کہ انسان کی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ اس کی طبع کسی چیز سے زیادہ مانوس ہو جائے تو اس چیز کا فقدان اس کی طبیعت میں غیر محسوس اضطراب پیدا کر دیتا ہے۔ جس طرح تمباکو کے عادی لوگ اسے چھوڑ دیں تو انہیں کسی کمی کا احساس ہوتا ہے اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد طبیعت ٹھہر جاتی ہے مگر محرومی کا احساس رہتا ہے۔ ہمارا اپنا یہ حال ہے کہ سگریٹ نوشی چھوڑے ہوئے تیس برس ہو گئے مگر اب بھی کسی کو سگریٹ پیتے دیکھتے ہیں دل مچلنے لگتا ہے۔

1949ء میں ہم لوگ ربوہ آ گئے۔ پڑھنے کے لئے چنیوٹ جانا پڑتا تھا۔ اور ہمارے اساتذہ! سبحان اللہ ایک سے بڑھ کر ایک۔ نیک خُو، دیندار، عالم، مہربان۔ حساب ہمیں آتا ہی نہیں تھا نہ آیا۔ اللہ بخشے اپنے ماسٹر محمد ابراہیم ناصر صاحب کہتے ہی گزر گئے کہ تمہیں حساب نہیں آسکتا اور استاد کی بات ہم نے غلط نہیں ہونے دی۔ میٹرک کے امتحان میں بھی ہمارے سو میں سے صرف تینتیس نمبر ہی ہوں گے اگرچہ ہمیں ان کی امید بھی نہیں تھی۔ تاریخ جغرافیہ اپنے ماسٹر سعد اللہ خان صاحب پڑھاتے تھے۔ اپنی وضع کے آدمی تھے۔ کلاس میں ٹوپی پہنتے اتارتے رہتے۔ جب کسی بات پر اڑتے تو ٹوپی کی طرف ہاتھ جاتا ذرا سی دیر کو اتارتے تو شاید وہ بات متحضر ہو جاتی پھر ٹوپی سر پر رکھ لیتے اور پڑھائی جاری رہتی۔ ان کی باتوں سے بہت ڈر لگتا تھا کیونکہ چبھتی ہوئی بات اپنے انداز میں کہتے تو وہ چپک کر رہ جاتی۔ تاریخ تو ان کی انگلیوں کے پوروں میں بھری تھی۔ ہمیں جو بات اب تک نہیں بھولی یہ ہے کہ ایک روز کلاس میں آئے تو ہاتھ میں اخبار تھا۔ انہی دنوں کوریا کی لڑائی شروع ہوئی تھی۔ ماسٹر صاحب نے حضرت صاحب کے الہام سے بات شروع کی "ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"۔ پیشگوئی کا پس منظر بیان کرنے کے بعد کوریا کے جغرافیہ اور کوریا کی مشرق بعید میں اہمیت پر فاضلانہ لیکچر دیا اس روز ہمیں احساس ہوا کہ ماسٹر سعد اللہ خان صاحب معمولی استاد نہیں دنیا بھر کی جغرافیائی اور سیاسی صورتحال کا مکمل علم رکھنے والے استاد ہیں۔ ربوہ میں بھی ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہا پھر ان کی اولاد ہماری شاگرد ہوئی اس لئے ہمارا رشتہ ان سے قائم رہا۔ ربوہ میں ہم نے دیکھا کہ انگریزی پڑھانے پر مامور تھے اور سائیکل کے کیریئر پر طلباء کی کاپیوں کا گٹھا لادے ہوئے جا رہے ہوتے تھے اگلے روز ساری کی ساری کاپیاں جانچ کر طلباء کو واپس کرتے اور ایک ایک غلطی کی نشاندہی کرتے تھے۔ ہم نے ان شاگردوں کو یہ کہتے سنا کہ کوئی غلطی یا سقم ان کی نگاہ سے اوجھل نہیں رہتا۔

ہم نے انگریزی ان سے نہیں پڑھی۔ میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی سے پڑھی جو انگریزی کم پڑھاتے اور پارسنگ زیادہ کرواتے تھے یعنی TENSE سکھانے پر زیادہ زور دیتے تھے۔ یا ورڈزورتھ کی نظم THE DAFFODILS یاد کروانے پر۔

ہم ان کے چہیتے شاگرد اس لئے تھے کہ ہمیں تقریروں کا شوق تھا یا لکھنے پڑھنے کا ذوق تھا حالانکہ ان کا چہیتا ہونے کے لئے صرف کرکٹ کا کھلاڑی ہونا کافی تھا اور ہمیں کرکٹ کی الف بے کا بھی پتہ نہیں ہے نہ تھا۔ ان کی کرکٹ کا یہ عالم تھا کہ سکول کی ٹیم گراؤنڈ میں کھیل رہی ہوتی تھی میاں صاحب سٹیج پر کھیل رہے ہوتے تھے باؤلر کے ساتھ باؤلنگ کرتے تھے بلکہ بعض اوقات اچھل کر کیچ لینے کی کوشش بھی کرتے تھے۔ نہایت علمی ذوق کے آدمی تھے ریٹائر ہونے کے بعد ان کے مضامین اخبارات میں چھپتے رہے۔ اپنے شاگردوں پر فخر کرنا بھی ہم نے ان سے سیکھا فرمایا کرتے تھے شاگرد کسی بھی میدان میں

باقی صفحہ 4 پر

مکرم راشد حسین صاحب

Cryopreservation: The Science of Future

کرایو پریزرویشن یعنی مستقبل کی سائنس

(Cryobiology) کہلاتی ہے۔

ایک زندہ جسم کو اپنے روزمرہ کے کام سر انجام دینے کے لئے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان میں سب سے اہم اس کی خوراک بشمول پانی اور آکسیجن کے اور خوراک کی توڑ پھوڑ کے باقی بچ جانے والے مادوں کا جسم سے اخراج ہے (کیونکہ یہ مادے جسم کے لئے خطرناک ہوتے ہیں) اگر ایک جسم زندہ ہے تو اسے بہرحال یہ دونوں کام کرنے ہی ہوتے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے بعض جانداروں کے جسم میں ایسے نظام رکھے ہیں کہ وہ ایک خاص وقت کے لئے ان ضروریات کو بہت کم کر لیتے ہیں۔ اس کی مثال سخت سردی میں Amphilio اور Reptiles کا Hybernation میں چلے جانا ہے جب مناسب حالات یعنی خوراک کی فراہمی یقینی ہوتی ہے تو دوبارہ اپنی اصل حالت میں واپس آجاتے ہیں۔

قطبین پر پائی جانے والی مچھلیوں کی اقسام اپنے اندر خاص قسم کی پروٹین (Antifreeze) بنا لیتی ہیں جو کہ ان کو نقطۂ انجماد پر بھی زندگی کے عوامل جاری رکھنے کے قابل بنائے رکھتی ہیں۔

ریپٹائلز (Reptiles) مثلاً سانپ، چھپکلیاں وغیرہ 6C° - پر اپنے اعضاء کو منجمد کر کے کئی ہفتے تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ کیڑے مکوڑوں (Insects) کو بلاشبہ کم درجۂ حرارت پر زندہ رہنے کا چیمپئن قرار دیا جا سکتا ہے۔ قدرت نے ان کو ایسی صلاحیت بخشی ہے کہ وہ 20C° - پر بھی اپنی آنکھیں کھلی رکھ سکتے ہیں۔ کچھ ہمالیہ جانور مثلاً چمگادڑیں، گلہریاں وغیرہ 3C° - تک بغیر منجمد ہوئے لمبے عرصے تک زندہ رہ سکتے ہیں۔

جانداروں کے اس نظام کو دیکھ کر سائنسدانوں کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس طرح وہ دوسرے جانوروں میں بھی زندگی کو منجمد کر سکتے ہیں۔ اسی فلسفے کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے خلیوں (Cells) کو منجمد کرنے کے تجربات شروع کر دیئے مگر ان کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جب خلیات کو کم درجہ حرارت پر رکھا جاتا ہے تو ان کے اندر کا پانی برف میں تبدیل ہو جاتا ہے اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جب پانی برف بنتا ہے تو پھیل جاتا ہے اس کا مشاہدہ پلاسٹک کی بوتل کو پانی سے بھر کر فریزر میں رکھ کر کیا جا سکتا ہے۔

خلیات (Cells) کے اندر اس طرح برف کے بننے اور پھیلنے سے ان کے اندر کے غضویے مثلاً مرکزہ (Nucleus) اینڈوپلازمک ریٹی کولم (Endoplasmic Reticulum) اور مائٹوکونڈرن (Mitochondrin) وغیرہ زخمی ہو جاتے ہیں۔

اس مسئلے کے حل کے لئے سائنسدانوں نے کوشش کی کہ Cell کے اندر سے زائد پانی نکال لیا جائے لیکن یہ بھی اس مسئلے کو مکمل طور پر حل نہ کر سکا کیونکہ پانی کے نکل جانے سے خلیات پچک (deform) جاتے ہیں۔

"ہمت مرداں مدد خدا" کے مصداق اچانک ایک نئی دریافت ظہور پذیر ہوگئی۔ سائنسدانوں نے ایک ایسا مرکب دریافت کیا جس کی خصوصیات نہایت جدا تھیں وہ مرکب ایتھائلین گلائی کول (Ethylen Glycole) تھا۔ خواص کے لحاظ سے یہ Glycerole سے ملتا جلتا ہے۔ اس کی یہ خاصیت ہے کہ یہ خلیات کے اندر سے زائد پانی نہ صرف نکال دیتا ہے بلکہ خود خلیے کے اندر داخل ہو کر اسے پچکنے سے بھی بچا لیتا ہے۔ یہ مرکب نہایت کم مقدار میں تو خلیے کے اندر زندگی کو برقرار رکھتا ہے مگر مقدار میں زیادہ ہونے سے نقصان دیتا ہے۔ مزید مشاہدات سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ کم درجہ حرات پر اس کا نقصان کم سے کم ہوتا ہے اس طرح سے دوسرے مرکبات مثلاً Dimety/Sulpho Oxine (DMSO) اور Propylene Ghyole سے بھی بعض صورتوں میں بہتر نتائج آتے ہیں۔

مزید وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ Sperms اور Eggs کے انجماد کے تجربات کامیابی سے ہمکنار ہوئے (ذیل میں Mammalian Oocytes یعنی کے انجماد کا طریقہ کار دیا گیا ہے)

خلیات کو منجمد کرنے کے اس طریقہ کار میں ان کو ایتھائلین گلائیکول کے 40% محلول میں نہایت کم وقت (30 sec) کے لئے رکھا جاتا ہے اس کم وقت کے دوران خلیات کے اندر کا پانی اوسموسز (Osmosis) کے عمل کے ذریعے باہر آجاتا ہے اور اس کی جگہ ایتھائلین گلائیکول لے لیتا ہے۔ پھر ان خلیات کو پلاسٹک کی چھوٹی چھوٹی ٹیوبوں میں بند کر کے 20C° سے 80C° تک پروگرامنگ والے فریزر میں ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ جب Sample 80C° تک ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اسے براہ راست مائع نائٹروجن جس کا درجہ حرارت 196C° ہوتا ہے ڈبو دیا جاتا ہے۔ اس کم درجہ حرارت پر خلیات 50 سال تک بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔

اس کم درجہ حرارت پر زندگی کے تمام عوامل رک جاتے ہیں اگر ان خلیات کی دوبارہ زندگی مقصود ہو تو ان کو اس مصنوعی نیند سے نکالنے کے لئے انہیں مائع نائٹروجن سے نکال کر شکر (Sugar) کے محلول میں 37C° پر رکھا جاتا ہے پانی آہستہ آہستہ خلیات کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ دو تین مرتبہ اس شکر کے ہلکے محلول سے دھونے سے ایتھائلین گلائیکول مکمل طور پر Cell سے باہر نکلتا ہے اور ان میں زندگی دوبارہ لوٹ آتی ہے۔ (دوبارہ گرم کرنے کے عمل کو Thowing کہتے ہیں)

تحقیقات سے یہ بات عیاں ہے کہ کرایو پروٹیکٹو یعنی ایتھائلین گلائیکول کا محلول جتنا گاڑھا ہو Cell کی زندگی کے امکانات اتنے ہی بڑھ جاتے ہیں مزید برآں ٹھنڈا کرنے کا عمل جتنا تیز ہوگا خلیات کو نقصان اتنا کم ہوتا ہے۔ خلیات کی مختلف اقسام کے لئے بنیادی اصل یہ ہی ہے مگر طریقہ کار میں کچھ تبدیلیاں ہیں۔

زندگی کو منجمد کرنے کے لئے یہ تجربات سردست یک خلوی (unicellular) جانور میں کارگر ہیں۔ کثیر خلوی (Multi-Cellular) جانوروں میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ایتھائلین گلائیکول کا نفوذ اندر والے خلیات میں نہیں ہو پاتا جس سے وہ مر جاتے ہیں۔ تاہم بافت (Tissue) کے چھوٹے ٹکڑے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

اس سائنس کا استعمال

1۔ آج کل دنیا میں بعض جانوروں کی نسل تیزی کے ساتھ ختم ہوتی جا رہی ہے ان کے جرم پلازم (Germ Plasm) کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ بہترین تکنیک ہے۔ اس طریقہ کار میں عموماً ان کے تولیدی مادہ یعنی Sperm/Oocytes کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

2۔ بہتر نسل کے جانور پیدا کرنے کے لئے Male کسی اچھے Cross کا Female سے کرایا جاتا ہے اچھے Males کی تعداد بہت کم ہوتی ہے لہٰذا تولیدی مادہ (Semen) کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے بہتر قسم کے جانوروں کے تولیدی مادہ (Semen) اکٹھا کر کے اسے پلاسٹک کی چھوٹی چھوٹی نالیوں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ بعد ازاں طلب پر جانوروں کے ڈاکٹروں کو Inseminertion کے لئے فراہم کر دیا جاتا ہے۔

3۔ آج کل دنیا میں مصنوعی عضو بنانے کی دوڑ جاری ہے۔ خلیات کی چند اقسام مثلاً Stem Cells سے مکمل عضو بنانے کے تجربات کامیابی سے ہمکنار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ خلیات کی ان اقسام کو منجمد کر لیا جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر استعمال کر لیا جاتا ہے۔

4۔ دنیا بھر میں Test tube baby کی مختلف لیبارٹریوں میں Oocytes,sperm cells اور Embryos کو محفوظ کرنے کے لئے یہ ہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔

5۔ اگر ہم اس طریقہ کار کو اس حد تک بہتر بنا لیتے ہیں کہ پورے کے پورے اعضاء (Organs) محفوظ کئے جا سکیں تو اس سے انسانی دل جگر اور پھیپھڑوں کی تبدیلی کا عمل حیرت انگیز طور پر بہتر ہو جائے گا اور بہت سے اعضاء (Organs) موت کے بعد نکال کر منجمد کرنے کی صورت میں ذخیرے بنائے جا سکیں گے۔ تاحال ان بافتوں جن کی Blood Supply کی ضرورت نہیں ہوتی ان کے منجمد اور Thow کرنے کے تجربات کامیابی سے ہمکنار ہو چکے ہیں۔ ان میں انسانی دل کے والو (Human Heart Volves)، خون کی نالیاں (Arteries) اور گھٹنے کے حصے (Knee Components) اور آنت (Intestine) کے حصے وغیرہ شامل ہیں۔ جگر، مثانے کی نالیاں، پھیپھڑوں اور گردوں کے انجماد کے تجربات ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے بڑی رکاوٹ کرایو پروٹیکٹنٹ Cryoprotectant کا اندر کے cell تک نفوذ نہ ہونا ہے۔

6۔ کرایو سرجری موجودہ دور کے کامیاب طریقہ کاروں میں سے ایک ہے اس عمل کے دوران کینسر (Cancer) یا رسولی والے حصے کو بار بار ٹھنڈا اور گرم کیا جاتا ہے اس عمل سے خلیات کے اندر کی پروٹین کی شکل بگڑ جاتی ہے اس سے وہ پروٹین اپنا صحیح کام سر انجام نہیں دے سکتیں۔ نتیجے کے طور پر وہ خلیات (رسولی اور کینسر والے) مر جاتے ہیں اور اس طرح بغیر آپریشن کے علاج ممکن ہے۔ مزید برآں انسانی جسم کے دفاعی نظام کو بھی تیز کرنے کے لئے کرایو بیالوجی کے اصولوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

7۔ سائنسدان اس سے بھی آگے کی سوچ رکھتے ہیں ان کے خیال میں اگر ہم کثیر خلوی (Multi-Cellular) جانوروں کی زندگی کو منجمد کرنے کے تجربات میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو بہت سے انسان جو ایسی بیماریوں میں مبتلا ہیں جن کا علاج آج کے دور میں ممکن نہیں کو منجمد کر لیا جائے اور جب آج سے 50 یا 100 سال بعد سائنس ان بیماریوں کے علاج دریافت کرے تو ان انسانوں کو یعنی نارمل درجہ حرارت لا کر Thow کرنے کے بعد دوبارہ زندگی دے

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کی عظمت کا تقاضا

تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔

(بحوالہ انیس سالہ کتاب صفحہ 21)

تحریک جدید کی عظمت کے پیش نظر اخلاص سے کام کرنے کی طرف جو حضور نے توجہ دلائی ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا انعام بیان فرمایا ہے یہ صورت حال متقاضی ہے کہ اس کی خاطر پورے جوش و خروش سے کام کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرو اور اس عادت نہ ڈال لو جس کام کو اختیار کرو ایسی طرح کرو جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں تخت یا تختہ۔ (مطالبات صفحہ 179)

عہدیداران صاحبان حضرت مصلح موعود کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں کامیابی کے حصول کے لئے رات دن ایک کر کے سال رواں کو بھی بفضل خدا ایمان افروز نتائج سے مالا مال کر دیں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا مقام حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ملازمت کے مواقع

1۔خواتین کے لئے پاک فوج میں کمیشن بذریعہ آرمڈ فورسز نرسنگ سروس (AFNS) حاصل کرنے کا موقع ہے۔ رجسٹریشن 16/اپریل تا 15 مئی 2012ء ہے۔ تفصیلات کے لئے visit کریں۔

www.joinpakarmy.gov.pk

2۔USAID کے تعاون سے چلنے والے ادارے (PCTV) کو اپنے ایک پراجیکٹ کے لئے ملٹی میڈیا کیٹگری میں ایک سے زائد آسامیوں کے لئے سٹاف درکار ہے۔ تفصیلات کے لئے visit کریں۔

www.peergroup.com.pk/jobs-april2.html

3۔ستارہ کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ فیصل آباد کو انسٹرومنٹ انجینئر اور کنٹرول روم آپریٹر کی ضرورت ہے۔

4۔سٹار مارکیٹنگ لمیٹڈ لاہور کو MBA پاس (کمپیوٹر کے امور سے واقف) خواتین و حضرات کی بطور سیلز ایگزیکٹو ضرورت ہے۔

5۔ایڈن بلڈرز لمیٹڈ لاہور کو خالی آسامیوں کے لئے کیمپ انچارج، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ آفیسر، منشی اور پٹواری کی ضرورت ہے۔

6۔واک لمیٹڈ (WAKGAS) کو گوجرانوالہ، سرگودھا، ملتان، ساہیوال اور آزاد کشمیر میں کام کرنے کے لئے فریش گریجوایٹ افراد بطور فیلڈ آفیسر درکار ہیں۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کے لئے 15/اپریل 2012ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت وتجارت)

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ باب الابواب شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نانی اماں محترمہ غلام بی بی صاحبہ باب الابواب شرقی ربوہ مورخہ 16/اپریل 2012ء کو وفات پاگئیں۔ 17/اپریل 2012ء کو بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بعد نماز ظہر پڑھائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ بوقت وفات آپ کی عمر 90 سال تھی۔ احباب جسے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

تبدیلی نام

مکرم لطیف احمد صاحب ساکن دارالیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ میں نے اپنا نام عبد اللطیف یا عبد اللطیف ندیم سے تبدیل کر کے لطیف احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

سفوف مغز بنولہ

مادہ کی افزائش کیلئے

سفوف مقوی

بے اولاد مرد حضرات کے sperms کی بڑھوتری کیلئے

رجسٹرڈ

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ (چناب نگر)

فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

دفتر طاہر فاؤنڈیشن ربوہ کی افتتاحی تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے علمی فیضان کی تدوین و اشاعت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے موقع پر طاہر فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان فرمایا۔ ابتدائی طور پر دفتر ہذا کا قیام دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کے ایک کمرہ میں کیا گیا لیکن کام کی وسعت کے پیش نظر جگہ کی تنگی کو محسوس کیا جا رہا تھا۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے دارالصدر شمالی میں تین کنال کی زمین خرید کر ایک خوبصورت عمارت بنائی گئی۔

دفتر طاہر فاؤنڈیشن کی اس نو تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح مورخہ 14/اپریل 2012ء کو شام ساڑھے پانچ بجے عمل میں آیا۔ یہ تقریب اس شاندار عمارت کے سبزہ زار میں منعقد کی گئی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت و نظم سے ہوا۔ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب سیکرٹری طاہر فاؤنڈیشن نے رپورٹ پیش کی جس میں تفصیل سے طاہر فاؤنڈیشن اور عمارت کا تعارف کرایا۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے علمی فیضان کو احباب تک پہنچانے کے لئے خطبات وخطابات کو کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے اور اب تک خطبات طاہر کی دس جلدیں، خطبات عیدین، شہدائے احمدیت، خطابات قبل از خلافت اور دورہ قادیان 1991ء شائع ہو چکی ہیں۔

انہوں نے بتایا اس عمارت کا سنگ بنیاد مورخہ 11 دسمبر 2010ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے رکھا۔ عمارت کا نقشہ مکرم محمد طارق صاحب آرکیٹیکٹ لاہور نے بنایا۔ تعمیر کی نگرانی کی توفیق مختلف اوقات میں مکرم نعمان ظفر صاحب سب انجینئر، مکرم رضوان احمد صاحب سب انجینئر اور مکرم عدیل اشرف صاحب واقف نو سب انجینئر کو ملی۔ یہ عمارت تقریباً ایک سال میں مکمل ہوئی۔ اس دفتر کا مسقف حصہ 6 ہزار 373 مربع فٹ ہے، گراؤنڈ فلور پر دفاتر چیئر مین فاؤنڈیشن محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب اور سیکرٹری فاؤنڈیشن نیز عملہ دفتر کے لئے ایک ہال مختص کیا گیا ہے، اسی طرح کانفرنس روم اور ایک خوبصورت استقبالیہ بھی تعمیر کیا گیا ہے، تہہ خانہ میں سٹور اور ایک رہائشی کوارٹر بنایا گیا ہے۔

اس رپورٹ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمائندگی میں دعا کے ساتھ طاہر فاؤنڈیشن کی اس عمارت کا افتتاح فرمایا۔ بعدۂ مہمان خصوصی اور دیگر مہمانان نے عمارت کو اندر سے ملاحظہ کیا۔ خواتین کے لئے پردہ میں انتظام کیا گیا تھا۔ آخر پر مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2012ء کیلئے داخلہ فارم یکم مئی تا 30 جون 2012ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 جولائی 2012ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔

1۔برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

2۔پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

(انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2012ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 14 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 16,15 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 12 جولائی کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 18 جولائی 2012ء کو صبح 10 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ یکم ستمبر 2012ء سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر 2012ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروادیں۔

مدرسۃ الحفظ۔شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم مئی 2012ء

12:05 am	آداب زندگی
12:40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
1:30 am	راہ ہدیٰ
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27/اپریل 2012ء
4:05 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	ان سائیٹ
6:00 am	الترتیل
6:25 am	دورہ حضور انور
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جولائی 2006ء
8:35 am	تقاریر جلسہ سالانہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا اجتماع سے خطاب
1:00 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:00 pm	گفتگو پروگرام
9:35 pm	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
10:00 pm	عربی سروس
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ

2 مئی 2012ء

12:30 am	عربی سیکھیے
1:30 am	ان سائیٹ
1:55 am	گفتگو پروگرام
2:30 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
3:00 am	سیرت النبی ﷺ
3:55 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ
7:20 am	عربی سیکھیے
7:50 am	سفید بادلوں کی وسیع سرزمین
8:25 am	گفتگو پروگرام
9:05 am	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال و جواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:15 pm	الترتیل
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جولائی 2006ء
6:45 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	فقہی مسائل
8:20 pm	کڈز ٹائم
8:50 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
10:20 pm	الترتیل
10:55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:15 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ

خبریں

10 روز میں 34 ارب روپے ادا کئے جائیں ورنہ بجلی بند کردیں گے ملک میں بجلی

پیدا کرنے والے 8 آئی پی پیز نے حکومت کو توانائی کی مد میں 34 ارب روپے واجبات کی ادائیگی کے لئے 10 روز کی مہلت دیتے ہوئے دھمکی دی ہے کہ اگر مقررہ مدت میں واجبات ادا نہ کئے گئے تو ملک بھر کے تمام 8 آئی پی پیز بجلی کی فراہمی بند کردیں گے۔ بجلی پیدا کرنے والے 8 آئی پی پیز نے واجبات کی ادائیگی کے لئے حکومت کو حتمی نوٹس جاری کردیا ہے۔

عراق میں 9 بم دھماکے

عراق کے مختلف علاقوں میں 9 بم دھماکے ہوئے جن کے نتیجہ میں کم از کم 30 افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوگئے۔ متاثرہ علاقوں کے تمام ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21/اپریل

طلوع فجر	4:06
طلوع آفتاب	5:31
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:43

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

- مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن
- مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر ز صاحبان مورخہ 22/اپریل 2012ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کے لئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ڈاکٹرز صاحبان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اوراب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/5000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/5000
ائیر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

FR-10

پہلی بار بین الاقوامی معیار اور جدید سہولیات سے آراستہ ٹیکسی سروس
خوشخبری
PRIME EASY CAB
24 گھنٹے سروس
کار ہر وقت، سہولت بروقت
جدید سیکیورٹی سسٹم تربیت یافتہ ڈرائیور
محفوظ اور آرام دہ سفر کیلئے ابھی
رابطہ کیجئے: 250-111-111(041)

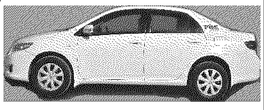

PRIME EASY CAB
PRIME LIMOUSINE SERVICES

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238